اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

مورخہ ۱۵ شعبان ۱۲۳۵ھ — نمبر ۲۳ — جلد ۷ — صفحہ ۱۸۳

منشور محمدی

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

منشور محمدی کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہوگیا منصور
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم
اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو جاہل
اسکے انوار سے نہین ہی عجب — شمس گمراہ گشت کے گرہنے کوکب
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیون نہ کوکب کرے بے نور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور افشان
اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین لیک یہ سائی

بقیہ خدا کا بیٹا آدم کا پوتا

دوسری یہہ کہ اگر بپاس خاطر فصاری ہم تسلیم بھی کرین کہ کوئی بے باپ کے نہین ہوسکتا سو جس صورت مین حضرت عیسی علیہ السلام بے باپ ظاہر پیدا ہوے تو حضرت آدم علیہ السلام جو انکے نزدیک بے ماں باپ دونون کے پیدا ہوے ہین یا جو کوئی ابو البشر ہو بلکہ اول فرد سب حیوانات کے عین خدا ہونگے بالجملہ وہ خیالات جو مشابہ غلطی نصاری ہین یا وہ اوہام جو باعث غلط فہمی ہنود ہین عاقلون کے نزدیک اونکا دلیل ہونا تو درکنار رتبہ قرائن کو بھی نہین پہونچتے حالانکہ دلیل دعوی ایسی چاہیے جسمین خلاف دعوی کے کسی احتمال کی گنجایش نہو اور اگر فرض کرو یہہ خیالات واہیات کسی طرح انصاف

خود یہ خبر بن دین اور سبکی روبرو اقرار کیا ہی تب ہی تو الیسی
وقعون پہ ہر وقت یہود و نصاری کی تحریف کے مثال دیجاتی
ہی۔ اور یہہ طعن و طنز کی طور پر نہ تھا بلکہ خود مسلمان اُس وباسی
خوف کرتے تھے۔ اب سنئے کہ معجزات عیسائی بھی مجمع عام
مین اسطرح کم ہوے ہین کہ عقلا حکما وغیرہ کے جلسہ مین ہوے
ہون۔ باقی آیندہ

علوم و فنون اہل اسلام

چونکہ مبداء اہل اسلام کا زمانہ رسالت پناہ حضرت سرور عالم
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور آپ کی ذات بابرکات
نے اہل عرب مین نشو و نما کیا اسلئے ہم مناسب سمجھتے ہین کہ
کچھ زبان عرب کو بھی بطور توطیہ کی اولا ذکر کرین اور بعد اوسکے
ترقیات علمی اہل اسلام کا ذکر کرین زبان عربی زبان سامی
کی ایک شاخ ہی اور زبان سامی وہ زبانین ہین جنکو لوگ سمجھتے
ہین کہ اولاد سام بن نوح علی نبینا علیہ السلام کی ہے
زبان عربی کی دو تقسیمین ہین ایک زبان بنی حمیر کی اور دوسری
زبان بنی نضر بن کنانہ کی بنی حمیر کی بود و باش جانب جنوب
مین تھی اور اونکی زبان زمانہ حال مین حکما معدوم ہے اور
بنی نضر جانب شمال عرب مین سکونت کرتے تھے السنہ
ملک شام و مصر و بر زبان عرب کی شاخین شمار کیجاتی
ہین۔ زبان عرب کو قبل بعثت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے عالم مین کسی طرح کا وقار حاصل نہ تھا
اور نہ اس زبان مین کسی قسم کے علوم و فنون کی کتابین
تصنیف ہوتین البتہ شعر و شاعری اہل عرب مین قبل زمانہ
رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے بھی موجود تھی اور تقریبا ایک
سو برس قبل ولادت حضرت رسول مقبول کے شوق شعر و
شاعری اہل عرب مین بہ نسبت زمانہ سلف کے بہت بڑھگیا
تھا چنانچہ مبلغ عکاظ مین شعراے عرب جمع ہوکر اپنی عمدہ
عمدہ تصانیف شعری پیش کرتے تھے اور ان تصانیف
مین جسکا قصیدہ سب سے عمدہ سمجھا جاتا تھا اوسکو ماء الذہب
سے لکھکر بیت الحرام مین بنظر اعلان معلق کر دیتے تھے اُن
قصاید مین سے چھ قصیدے محققہ اور تین مشتبہ ہم لوگون
کے زمانہ تک پہونچے ان قصاید کو مذہبات اور معلقات
کہتے ہین۔ معلقات اسوجہ سے کہ انکی تعلیق بیت الحرام مین
ہوئی تھی اور مذہبات اس سبب سے کہ ماء الذہب سے تحریر ہوتے
تھے۔ اون چھ قصیدے مصنفین کے اسماء امرء القیس۔
طرفہ زہیر لبید عمرو ابن کلثوم۔ عنترہ ہین۔ اور قصاید
محققین مشتبہ کے قصاید۔ حارث بن حلزہ۔ عبید ابن
الابرص۔ میمون۔ ہین لیکن راے اغلب یہہ کہ قصیدہ
حارث ابن حلزم معلقات مین داخل ہے اور اسی لئے ان
معلقات کو سبعہ معلقہ کہتے ہین۔

عہد مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمہ تن فصاحت
و جہاد سے اسقدر مہلت کہان تھی کہ علوم و فنون کی تحقیق
کیجاتی اور نہ آپ کی ذات بابرکات کو رب العالمین نے
ایسے امور کے لئے خلق فرمایا تھا کہ جبلی ترقی معمولی کی طرح
بھی ہو سکتی ہو اور اسی وجہ سے نہ آپ نے اور خلفاء
راشدین مین سے کسی نے ترقی علوم و فنون کی طرف التفات

کیا کیونکہ یہہ چیزین اونکی مدارج علیہ سے نہایت ادنی مرتبہ کی تھین اونہون اون کامون کو انجام دیا کہ انہین کے ذوات سے خصوصیت رکھتی تی دوسری آدمیون سے ہو ہی نہین سکتے ہین لیکن عہد خلافت بنی امیہ مین جسنے تقریبًا دیڑھ سو برس بعد ہجرت آنحضرت کے نشو و نما کیا اہل عرب مین ترقی علوم و فنون روز بروز ظاہر ہوتے گئے علی الخصوص عہد سلطنت منصور و ہارون رشید مین علم کی ترقی نہایت کامل طور پر ہوی ان دونون بادشاہون کا تخت گاہ شہر بغداد مین تھا انہون نے اپنے ممالک محروسہ کے جمیع علما کو مجتمع کرکے ہر ایک کا حسب استعداد و لیاقت مدد خرچ مقرر کیا اور یہہ چاہا کہ اپنے مقامات سکونہ مین باطمینان تمام درس دیا کرین اور ترقی علوم و جماعت طلبہ ہمیشہ اطلاع دیتے رہین - ہارون رشید کے وقت مین اکثر کتب سریانی و یونانی کا ترجمہ زبان عربی مین کیا گیا اور ان ترجمون کی حسب الحکم ہارون رشید کے متعدد نقلین ممالک مختلفہ کے مدارس مین تقسیم ہوئین تاکہ اون کتابون سے وہ اہل عرب بھی زبان سریانی و یونانی سے اگاہ نہین ہین خط وافر اٹھائین اور تحصیل کامل مین مشغول ہون - نقل ہے کہ خلیفہ مامون رشید سوزبان مین واقفیت رکھتا تھا اور اون زبانون مین ایسا ملکہ حاصل تھا کہ ہر اہل زبان سے اوسکی زبان مین بے تکلف گفتگو کرتا تھا - مامون رشید نے اکیسو حالیس من سونا شہنشاہ یونان کو فقط اسلئے دیا تھا کہ وہ حکیم لیو کو

کچھ ایام کے لئے انکی خدمت مین واسطے تعلیم کے بھیجدے اور علاوہ اس معاوضہ زر خطیر کے یہہ وعدہ کیا تھا کہ اگر شہنشاہ یونان اس فلسفی کو برائے چند سے ہمارے پاس بھیجنا منظور کریگا تو ہم ابدالاباد تک اس سے مصالحت رکھینگے - عہد سلطنت مامون رشید مین بغداد اور اسکندریہ اور اکثر بلاد عظیم مین بڑے بڑے کتب خانے سرکاری مقرر ہوے اور ہر بادشاہان بنی عباس تمام الشیا و افریقہ کے اشاعت علوم مین سرگرم تے اور ہر بادشاہ اولاد بنی امیہ ملک اسپین یعنے اندلس مین ترقی علوم سے اہل یورپ کو مستفید کرتے تھے چوتھی صدی ہجری مین کارڈوا تخت گاہ اسپین تمام یورپ مین در باب ترقی علوم و فنون مثل آفتاب کے مشتہر ہوا تمام یورپ کے لوگ کارڈوا مین جاکر بدا اس اہل اسلام تحصیل علوم و فنون کرتے تھے -

جسوقت مین کہ علوم و فنون کی کوی نہین مدد کرتا تھا اور اسکی ترقی کی فکر کسی کو نہ تھی اہل عرب یعنے اہل اسلام ترقی علوم و فنون مین نہایت سرگرم تھے اور تمام عالم مین بڑی کوشش و جانفشانی کے ساتھ اپنا زر خطیر خرچ کرکے اشاعت علوم و فنون مین مشغول تھے جغرافیہ و تواریخ و ریاضی و علم طب و علم طبیعی اور غیر ذلک کو ان لوگون نے اپنی سعی بلیغ سے وہ رونق دی کہ زمانہ سابق مین کبھی حاصل نہوئی تھی کسی انگریزی تاریخ عرب مین لکھا ہی کہ اہل اسلام کے اسقدر زر خطیر اشاعت علوم و ترویج فنون مین صرف کیا ہی کہ اب تک اہل یوروپ نے ہرگز اوسقدر خرچ نہین کیا - یہہ لوگ ویسی ہی ترقیات عجیبہ تحصیل علوم و فنون مین بروے کار لائے جیسی کہ ملک گیری اور حکمرانی

زین بہت سے الفاظ السنہ یورپ مین زبان عربی سے ابتک
مستخرج مستعمل ہین مثلاً الکحل اور الجبرا - وغیر ذلک جیسا کہ استعمال
الفاظ یونانی کا کتب عربیہ مین علی الخصوص علم طب مین اکثر پایا
جاتا ہی اور اسکی وجہ یہی ہی کہ اہل عرب نے تعلیم علوم یونانیون سے
لی ہی کہ اسی طور پر چونکہ اہل یورپ تعلیم یافتہ اہل عرب ہین
الفاظ عربیہ السنہ یورپ مین برابر مستعمل پاسکے جاتے ہین اور
کتب متداولہ مین داخل ہین - اہل اسلام نے علم جغرافیہ مین وہ
کوششین کین اور وہ تحقیقات بہم پہونچائین کہ زمانہ اہل اسلام
سے زمانہ حال تک کسی ادنہین تحقیقات پر عمل کیا جاتا ہی اور
کتب جغرافیہ حال مین سند لائی جاتی ہی - کتب جغرافیہ مصنفہ
ادریسی و ابو الفدا آج تک قابل دید سمجھی جاتی ہین تقریبا دو سو
برس بعد ہجری نبوی مقدس کے اہل اسلام نے علم تواریخ کی
تحقیقات مین التفات کرنا شروع کیا اور بہت اہتمام کے ساتھ
اس علم مین بہت تحقیقات بہم پہونچائین چنانچہ تواریخ عالم
مصنفہ مسعودی و تباری و ابو الفرج - و المکین - و ابو الفدا
و نویری - و سیوطی - آج تک قابل استناد تصور کیجاتی ہین
اور برسے بڑے استاد اس علم کے اون لوگون کے قول سند
اپنی مصنفات مین پیش کرتے ہین حکیم بوعلی سینا و ابو نصر فارابی
نے کتب مصنفہ حکیم ارسطو پر مختلف حواشی تحریر کئے ہین یہ دونون
حکیم اور دیگر حکماء عرب علم کیمیا و علم فلاحت و علم طب مین مہارت
تام رکھتے تھے و علم تواریخ طبعی پر دمیری اور ابن بیطار اور قزوینی
نے نہایت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کی ہین ایسے ہی علم ریاضی
مین بھی عرب نے بغایت ترقی کی - اعداد جنکو حکماء عرب نے حکماء ہند
سیکھا تھا تمام روے زمین مین مشتہر کردئے - کسور غشاریہ بھی انہین
حکماء کی ایجاد ہی اور علم مثلث جو زمانہ حال مین جاری ہی یہ
بھی مطابق تہذیب اہل عرب کے جاری ہوا ہی علم مثلث جو خاص
یونانیون کا ایجاد کیا ہوا تھا وہ نہایت ہی غیر مہذب تھا اہل عرب
نے تحریرات علم مثلث کو گھٹا کر علم جبر و مقابلہ زیادہ شامل کردیا
علم نجوم کو بھی اہل عرب نے بہت بڑی ترقی دی اور کمال کو پہونچایا
مگر نہایت افسوس کی بات ہی کہ اب اہل اسلام مین علوم ریاضی
کی طرف انہماک نہایت گھٹ گیا ہی باوجودیکہ علم ریاضی سے
تحقیق امور حقہ کی ہرگز کسی دوسرے علم کی نسبت کم نہین ہوتی ہے
اور باعتبار وثوق دلایل کے تو حکما لاشل ہی اور امور دنیوی
کے نہایت کارآمد - علی ہذا القیاس علم جغرافیہ و علم تواریخ سے
بھی عقل کو نہایت درجہ کی جلا اور صیقل ہوتی ہی - اور تواریخ
دان حکما آزمودہ کار عالم ہوجاتا ہی لیکن اہل ہند کو علم جغرافیہ
و تواریخ سے نفرت کلی معلوم ہوتی ہی اور مطلق التفات نہین
پایا جاتا ہی وجہ ہی کہ ان علوم ثلثہ کی کتابین اہل ہند کے کتب
خانون مین بہت ہی قلیل موجود ہین الغرض اہل ہند کو چاہئے کہ
اپنے مفید اور مضر کو سوچین اور اپنے کو سستی اور کاہلی سے پاک
کرکے تعلیم علوم و کسب فنون کے طرف متوجہ کرین اور چستی اور
عاقبت اندیشی کے ذریعہ سے جلد مقدمۃ العلوم یعنے علم انگریزی
مین استعداد کامل بہم پہونچا کر فایز علوم مذکورہ ہوجائین - تاکہ
یہ افلاس اور محتاجگی جو روز بروز ہند مین ترقی کرتی جاتی ہی
مبدل بہ جاہ و ثروت ہوجاوے - اور ایام چند روزہ زندگی کو
بآسایش و اطمینان بسر کرین فقط جریدہ روزگار ماہ اس

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

کے نزدیک اس خیال محال کے لئے کسی درجہ کے قوی یا ضعیف
دلیل ہو سکتے ہین تو اونکے پیشوا دن کے بشریت کے ہزارون
دلیلین ہین اور وہ بھی ایسے ایسے کہ جسکا جواب نہین سو دونون کو
برابر رکھکر تولئے کون زیادہ کون کم ہی القصہ فقط خوارق عادات
کی وجہ سے کہ فی الجملہ فرید قدرت پر جو خدای کو لازم ہی دلالت
کرتی ہی ان بزرگون کی خدای تو ثابت ہو جاے حالانکہ بسا اوقات
وہ چیز کہ کسی کو لازم ہوتی ہی دوسری چیزون مین بھی پای جاتی
ہی حرارت آفتاب کو لازم ہی اور آگ مین بھی موجود ہی سو ایسی
ہی اگر اسقدر قدرت خدا کی دی ہوی کسی بشر مین بھی ہو تو کیا
تعجب ہے مگر تماشا تو یہہ ہی کہ صورت شکل بھوک پیاس پاخانہ
پیشاب رنج و راحت صحت مرض موت حیات وغیرہ سے جو
بشر کو لازم ہین اور خدا مین ممتنع بشریت ثابت ہو بالجملہ اس
قسم کا ارتباط کسی بشر صورت کو یا غیر بشر کو خدا کے ساتھ نہین ہو سکتا
ہان اگر ہنودیون کہین کہ ہماری پیشوا نانبان خدا تھے اور نائب
کو بسا اوقات مجازاً حاکم کہدیا کرتے ہین یا نصاری یون تاویل
کرین کہ حضرت عیسی محبوب خدا تھے اور محبوب کو بیشتر فرزند
کہدیتے ہین سو ہمنے بھی اگر ایسا کیا تو کیا گناہ ہی تو اسصورت
مین اول تو وہ انکی بشریت قایل ہو گئی اور ہم کو اسجگہ فقط
اتنی بات سے غرض تھی دوسری یہہ کہ مجازی معنی مراد لینے
بھی تک جاہین کہ سننے والے دہوکا نہ مین اسلئے قرایز
کی ضرورت ہوتی ہی نہین تو جو غرض بول چال سے ہوتی ہی
یعنے اپنے جی کی بات دوسری کو سمجھا دینے وہ حاصل ہو گی
اگر کوی کسی دلیری کے اظہار کے لئے اوسکو شیر کہے

پر اسی طرح کہے کہ سننے والا یون سمجھے کہ یہہ واقعی شیر درندہ
ہی کا بیان ہی تو اس صورت مین گو اوسکے جی کی بات کو غلط
نہ کہین پر اسکے قول کو اور ان الفاظ کو غلط ہی کہینگے الغرض
کلام گفتگو مطلب سمجھانے کے لئے ہوتی ہی اور جو یہہ بات حاصل
نہو بلکہ کوی اولٹی سمجھہ جای تو پھر ایسی مثال ہے جیسے کوی بیمار
کسی کی عیادت کو گیا اور پوچھا کیا حال ہی از بسکہ وہ بیمار شدید
بیمار تھا بولا مرتا ہون چونکہ اکثر دستور ہی بیمار پرسی کے وقت
یون ہی کہا کرتے ہین کہ شکر ہی یا اچھا ہون بھرے میان بھی
یون ہی سمجھ گئے کہ یون کہا ہوگا کہ اچھا ہون یہہ سمجھکر بولے
الحمد للہ پھر بھیا معالج کون ہی وہ جلکر بولا ملک الموت یہہ
یون سمجھکر کہ کسی حکیم کا نام لیا ہوگا تسلی کے لئے کہنے لگے کہ
بہت حاذق ہین اونکو خدا نے دست شفا عنایت کیا ہی بعد اسکے
پوچھا کہ نسخہ کیا تجویز کیا وہ اور بھی سوختہ ہو کر بولا کہ موت
تجویز کی ہے اونہون نے پرتسلی کے لئے کہا کہ بہت مناسب ہے
تو جیسے اس مثال مین کہنے والے نے کچھ کہا تھا پہ سمجھنے والا
اولٹی سمجھکر بھلا کرتے برا کر آئے اور خوش کرنے کے موقع مین
ناخوش ایسے ہوے اب ہنود اور نصاری سے سری رام اور کنیا جی
اور حضرت عیسی کی نسبت خدا یا خدا کا بیٹا ہونا سنکر کوی
موافق مخالف معنے مجازی نہین سمجھتا چنانچہ سب جانتے ہین
اور ایسا نہونا تو اس احقر کو اس رد و کد کی کیون حاجت پڑتی
اسلئے یون سمجھ مین آتا ہی کہ عقاید اور دین دین کے معاملات
مین ایسی استعارات و کنایات مناسب نہین کہ اس سے اکثر
خرابی پیش آتی ہی با اینہمہ ان مواقع مین اگر کوی دہوکا ہی

کہی تا اور گو ان بزرگون کو خدا یا خدا کا بیٹا ہی کہتے پر سب انکو بشر
مقرب اور محبوب ہی سمجھتے تب بھی ان الفاظ کا استعمال
نا زیبا تھا اجنبی مرد عورت کو اظہار محبت اور دلداری کیواسطے
یا اتحاد دین کے باعث بہن بھائی کہدیا کرتے ہین پر خاوند
جورو کو یا جورو خاوند کو بہن یا بھائی کہنے لگے گو تیسرا آدمی مطلب
سمجھ ہی جاے پر فرمائی تو سہی کیا خوبہ ہوگا جب یان تو
باوجود اس بات کے کہ جورو خاوند دینی بہن بھائی اور محبوب
محب یکدیگر ہوتے ہین کہ فقط اس سبب سے بہن بھائی اور
جورو خاوند کے سرشتہ مین کچہ مناسبت نہین ان الفاظ کا
بولنا نامناسب ٹھہرا اور موجب مضحکہ گنا گیا کسی بشر کو خدا یا
فرزند خدا کہنا باوجودیکہ خدای یا فرزندی خدا اور بندگی مین
زوجیت اور برادری سے بھی زیادہ تخالف ہی کیونکر روا ہوگا
بلکہ ہر موقع مین باعث استخفاف طرفین اور موجب اہانت
خدا اور تذلیل مقربان خدا کا ہوگا ہان اگر معنی حقیقی اور معنی
مجازی ایسے تخالف مین مجتمع ہو سکین اور مثل زوجیت
اور برادری دینی اور فرزندی اور محبوبیت کی لازم و ملزوم
نہون جس سے توہم معنی حقیقی کا ہو سکے تو البتہ کچہ معنایقہ
نہین معلوم ہوتا - باقی آئندہ موحد

جواب نور افشان

واضح ہو کہ بیبل مین کوی خبر مسیح کے صراحۃً نہین سب مین
پیشلون کے طور عیسای لوگ مسیح سے مراد نکالتے ہین اور
اشارات کے طور پر تعین تبلاتے ہین - حالانکہ بذریعہ اخبار
نامدار منشور محمدی کے ہم اپنے بھای عیسایون کو کئے بار
تنگ دموکے دہی اور غلطیون سے اگاہ کر چکے ہین کہ آپ زبردستی
دینگا دینگے مسیح سے مراد لیتے ہین کوی جز صریح نہین سب مین آپ
اشارات اور کنایات استعمال کرتے ہین - باینہمہ عیسایون کے
سر پر جون تک نہین جاتی چنانچہ بالفعل وہی پرانی خبرین کہ جنکے
جواب ہم لاکہون مرتبہ لکہہ چکے ہین صاحب نورافشان لکہتے ہین
اور اپنے چیلون کو خوش کرتے ہین ہم نہین جانتے ان غلط تاویلات
سے انکو کیا مفاد حاصل ہے - ہان یاد آیا اون بیچارون کے
پاس وہی ڈاک کے تین پاست ہین دیکہو نورافشان مطبوعہ
۱۸ جولائی ۱۸۷۳ء نمبر ۲۹ جلد ۶ چنانچہ متی کے باب ۲ -

قولہ تیسری پیشین گوی آیت ۱۸ اُن باتون اور جرکتون
کو صاف صاف تبلاتے ہی جو صلیب پر کھینچنے والے سپاہیون
نے صلیب کے نیچے کین چنانچہ لکہا ہی کہ وے میرے لباس پر قرعہ
ڈالتے ہین اگر یوحنا کی انجیل مین دیکہین تو معلوم ہو تا کہ سپاہیون
نے مسیح کو صلیب پر کھینچنے کے پیچے ویسا ہی کیا جیسا کہ انجیل
یوحنا کے باب ۱۹ کی آیت ۲۳ مین لکہا ہی للخ **اقول**
افسوس صد افسوس جسطرح مسٹر متی نے دہوکا کہایا اور زبور
کے اس آیت کو اپنے زعم مین مسیح پر سمجہا اوس سے جو چند صاحب
نورافشان یا صاحب عبارت نے دہوکا کہاکر مسٹر متی کی
کہی پر کہی مارے اور اپنی عقل سے کچہ کام نہ لیا محض مشن کی ملازمت
کا فرض پورا کیا اب یک لنڈ دو شد کا معاملہ ہوا -
جناب من سنئے یہ اشارہ ہی قول حضرت داؤد علیہ السلام
کے طرف جو زبور ۲۲ مین در سس ۱۸ کے اندر ہی اور اسکی
اول عبارت یہہ ہی - وہ سب جو مجکو دیکہتے ہین مجہ پر ہنستے ہین

وے سب بولیان ہوتے ہین اور سر ہلاکے کہتے ہین کہ اوسنے
خدا پر توکل کیا کہ اوسے بچا وے۔ یہہ خبر کسی طرح مسیح کی نہیں
حضرت داود اپنا حال اور کفار کے طعن اور ایذا رسانی کا بیان
لکھتے ہین اور وہان ۱۶ مین ہی کہ میری ہاتھ پاؤن مین سوراخ
کردئے اور ورس ۱۸ مین ہی کہ میرے کپڑے بانٹ لئے
اور میرے لباس پہ قرعہ ڈالا۔ انسے عیسائی دہوکہہ کھاتے
ہین حالانکہ یہہ اونکی اور حواریون کی غلطی ہے کیونکہ اون
دنون مین دستور تھا کہ جسکو پھانسی دیتے یا قتل کرتے تھے
اسکے کپڑون کو سپاہی لوگ قرعہ ڈالکر بانٹ لیا کرتے تھے
اسلئے حضرت داؤد اپنی دل تنگی اور لٹ جانے کا حال شخصر
مصلوب سے تشبیہ دیکے بیان کرتے ہین چنانچہ ارچہ بکن واندلف
نے لاچار ہوکر لکھا ہی کہ داؤد کے دشمنون نے اوسکا مال
ضرور لوٹ لیا تھا اور اسکا اسباب خراب کردیا تھا اور
گرین صاحب نے بھی لکھا ہی کہ یہہ سب الفاظ داؤد پر ہی صادق
آتے ہین۔ علاوہ اسکے اول سے آخر تک سب فقرون مین
متکلم کے صیغون سے داؤد علیہ السلام نے بیان کیا ہی
اوسکو ناحق بدون قرینہ قوی مسیح پر چسپانا توجیہات
رکیکہ مین داخل ہی اور اس کھینچا تانی پہ عوام الناس
کو اپنے عقل عجیب پر ہنسانا ہی اور ورس ۱۴ مین
اسی زبور کے لکھا ہی کہ یہہ ہی بیان تورات کے الین برخلاف
اسکے یوحنا کے باب ۱۹ ورس ۳۶ مین لکھا ہی کہ منجملہ
کی معرفت کہ گیا خدا اوسکی کوئی ہڈی نہ توڑی جاویگی
اس سے خدا کا مسیح کی خبر دینا یوحنا جھٹلاتا ہے۔۔۔

الحاصل بہت دنون سے ایسے ویسے پیلیان نوراشتہ
مین طبع ہوتے ہین سو ناظرین اخبار مشتی نمونہ از خروار
سمجھین فقط

اپیل نامنظور

آپکا مرزا موحد از جالندہر

محکمہ کمشنری جالندہر مین پسران میان غلام جیلانی مرحوم
نے جو اپیل پیش کیا تھا بعد تحقیقات کامل کے وہ ڈسمس
ہوا۔ دختر میان صاحب ممدوح کے اپنے خاوند کے پاس
چلے گئی ہے شعر ؎ خیال زلف بتان مین نصیر پیٹا کر
گیا ہی سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر
جو لوگ محکمہ چیف کورٹ
مین اپیل کیا چاہتے ہین اونہین شعر مذکورہ پر خیال کرنا
چاہئے فقط ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

اکثر پادری یہہ پوچھتے ہین کہ قرآن مین تمہارے نبی کو اسمٰعیل
کی اولاد مین کہا بتایا ہی کہی کہتے ہین افضل انبیا کہان کہا ہے
لہذا مین کہتا ہون کہ قرآن شریف مین تو آنحضرتؐ کی والدین
کا نام بھی نہین لکھا۔ کیا قرآن شریف پولوس مقدس کی تاریخ
ہی یا کوئی نسب نامہ ہی یہہ تو آپ کی انجیلین ہی ایسی
کتابین ہین جنسے صاف ظاہر ہی کہ نہ مصنف اسکا خدا ہی
نہ خدا کا رسول حضرت عیسیٰ کے بھی موت کا حال اوسمین بطور
گذشتہ نہی بلکہ وہ شارح جابجا حال کی بات کو پہلے
قول سے حوالہ دیکر بتلاتا جاتا ہی کہ یہہ فلانی بات پوری ہوی
جو فلان نبی کی معرفت کہی گئی تھی۔ اسیطرح نسب نامہ جناب

مسیح کا جو غلط ہی اور جسکو محققین مفسرین انجیل سے خارج بتاتے
آئے ہین۔ رہا یہ کہ جبکہ آنحضرت کو خاتم النبیین رحمۃ للعالمین
سراجا منیرا قرآن شریف مین لکھا ہی۔ مین تعجب کرتا ہون پھر
ایسے سوالات سے پادریون کو حاصل کیا۔ آنحضرت کی بشارت
باسم احمد جو قرآن شریف مین بحوالہ قول عیسی لکھی ہی اور وہ
بشارت بنام فارقلیط اب تک انجیل مین دو جگہ موجود ہی
پھر اوسکو نہین مانتے تو فقط قرآن شریف کے لکھنے پر عیسائیون
کو کیا اعتراض رہا پھر یہہ سوالات بیجا کیون کرتے ہین علماے
کو ترکیا عہدۂ شفاعت سے کم ہی یا آنحضرت پر جو ایمان لانے
کو موجب نجات بتایا ہی یہہ فضیلت کم ہی ایک جگہ قرآن مین
یہہ بھی فرمایا ہی کہ ہم تیری امت کو بسبب تیرے ہونے کے عذاب
نہین دیتے۔ سورۂ صف مین لکھا ہی کہ عورتین غیر مشرکہ حضرت
کے بیعت کرین پس آنجناب اونکے لئے استغفار مانگین
اللہ بخشنے والا ہی۔ پس اور شفاعت کے کیا معنے۔ پھر اس سے
کیا زیادہ مرتبۂ شفاعت ہوگا۔ اور یہہ ہم کہتے بھی ہین کہ قرآن
شریف آنحضرت یا اونکے کسی دوست کی تصنیف نہین ورنہ
سب کچھ اپنا اختیار و اقتدار اوسمین لکھہ لیتے۔ بشیر و نذیر
ہی اپنا نام کیون لکھتے۔ انک لا تہدی من احببت اپنی طرف
کیون خطاب کرتے۔ انہون نے بڑا شرف ایمان پر رکھہ دیا
چنانچہ غلامون نے تکبر و غیرت نکی۔ نماز جماعت مین سب
برابر کھڑے ہوتے تھے۔ مقداد وغیرہ غلامون سے اپنے
خاندان کی لڑکیان بیاہ دی۔ جیسے حضرت شعیب نے اتقاد پر
دیکھہ کر موسی کو بیٹی دیدی تھی۔ حضرت نے کچھ روسا

عرب کا خیال اس بات مین نکیا۔ آنحضرت کی اولاد نے بھی
بیجا غیرت کو پاس نہ آنے دیا۔ چنانچہ جناب امام زین العابدین
نے اپنی سوتیلی والدہ کا نکاح ایک مومن غلام سے کردیا۔
بادشاہ ہشام بن الملک نے اسکو مکروہ جانا۔ آپنے فرمایا مین
اپنے جد بزرگوار رسول پروردگار کا تابع ہون۔ اور ہادری
جو آنحضرت کے معجزات مین کلام کرتے ہین اور کہتے ہین کہ معجزات
کا ذکر قرآن شریف مین نہین آیا اسکا جواب وہی ہی کہ قرآن
شریف مین بہت سے ذکر نہین ہین۔ اصحاب مین سے بجز زید
کسی کا نام نہین۔ قربات و شہر مین سے بجز مکہ و مدینہ کسی شہر
کا خاص نام کم آیا ہی۔ معجزات بہت دکھلاے اور ہر روز
اکثر باتین معجزات ہی تھین۔ مگر وہ معجزات عام سب کے
روبرو جنکے انکار سے غضب و قہر خدا لازم آتا ہی وہ اسواسطے
کم دکھلائی گئی کہ امت محمدی غضب سے محفوظ رہے۔ اور اکثر
انتقام اس امت کا بروز قیامت ہی۔ اور قہر و غضب مین بعض
اوقات اچھے آدمی بے قصور بھی آجاتے ہین۔ جیسے حضرت
موسی کے وقت مین اکثر بچے و عورات بھی غرق ہوگئے۔ علاوہ
ازین لوگ پہلے بھی معجزات کے منکر ہو چکے تھے خدا و نبی کو
ہنستے تھے۔ جادو بتلاتے تھے۔ چنانچہ اب تمام حکماے یورپ
مطلق اعجاز کے منکر ہین۔ اور کہتے ہین کہ ایسے شعبدے سیکڑون
ہر روز دکھاے جاتے ہین۔ اور معجزے و جادو و کہانت
مین کچھ فرق بتاتے پس ایسے منکر و ہنسی باز لوگون کو حسب طلب
گھڑی گھڑی موقع عام مین اون بدیہی معجزات کی دکھانے
سے کیا فائدہ تھا۔ خدا کی تضحیک منکرین کو منظور تھی۔ بیان

سنائی ملوب شی ۱ البتہ خود اختیار معجزات کوئی نبی نہین رکھتا
حضرت مسیح نے کیون کئی جگہ معجزے سے انکار کیا۔ اور محمد علم
ہین معجزہ نہین دکھلایا اور یون توہم آنحضرت کی اولاد یعنے ائمہ
اثنا عشر سے وہ کرامات ثابت کرتے ہین جسمین کسی عیسائی کو بھی
جاے دم زدن نہین۔ مثلاً حضرت امام زین العابدین سے بعضر
کرامات رد برد عبد الملک اسطرح منقول ہین کہ منی وسفیہ سب
اونکو مانتے ہین یا یہہ کہ حضرت امام محمد تقی سے رو برو سے
مامون رشید دو باتین ظاہر ہوئین کہ اوسنے باوجود مخالفت
وعباسی ہونے کے قاضی یحیی سے یہہ کہا کہ مین نہ کہتا تھا
کہ یہہ وہ علم ہمارا ائمہ ہمارا ساتھین ہی یہہ امام ہے۔ غرض باوصف
طعن وعداوت عباسیان مامون رشید جیسا دانا
با علم بادشاہ اون صاحبزادہ کم سن کا معتقد و معتقد و
قایل ہوا کہ اپنی دختر ام الفضل کا نکاح حضرت سے کر دیا حالانکہ
طمع زر وحسن ظاہری بھی نہ تھی۔ اور ظاہری شوکت وحسن
دنیاوی بھی نہ تھا۔ عباسیہ مین سیکڑون جوان لیق و
شایستہ موجود تھے۔ کیونکر افسوس ملتے رہ گئے
اور کبھی شکایت امام کی اپنے دختر کے مونہہ سے نہ سنی
بلکہ اوسکو شکایت سے منع کیا کہ پھر کبھی شکایت نکرنا۔
حضرت علی سے اسقدر کرامات ظاہر ہوئین کہ لوگ بغیری
وغالی ہوگئے۔ عبد اللہ بن سبا کمبخت اسی غلو پر قتل کیا
گیا۔ مزا یہہ ہی کہ امام اونکے غلو سے خوش نہ تھے مگر وہ
کرامات دیکھکر ایسے باولے ہوگئے کہ مثل عیسی حضرت علی مرتضی
کو مختار کارخانہ خدائی کا جانتے تھے اون مین سے اب بھی

غالی موجود ہین پس جنکی فرع ستایہ کچھ انوار کرامات ظاہر
ہوے اوسکے اصل کو یعنے جناب نبوت کو خیال کیجئے شاید
بعض اوقات جو معجزات بہت مین دکھاے گئے۔ اوسمین
یہہ بھی مصلحت ہوسکتی ہی کہ مبادا معتقدین غالی نہ ہوجائین
اور بعض مواقع مین تناسب جانا غرض جو مناسب وقت ہوا
وہ خدا نے چاہا اور کیا۔ صحاح مین موجود ہی کہ آنحضرت نے
جناب امیر کے حق مین کہا کہ یا علی تعجب ہے کہ تو قاسطین ناکثین
سے لڑیگا۔ اور فرقہ مارقین مین سے مارا جائیگا
چنانچہ یہہ تین فرقہ تھے علی سے ہوئین اور جو وہ شخص
صاحب پستان دراز جنگ نہروان مین مارا گیا تو ام المومنین
بی بی عایشہ کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ آنحضرت سے حدیث قتل
خوارج یہ سنی تھی اور فضیلت قاتل خوارج یہ معلوم ہوئی۔
پس مسلمانون کے باہم آپسکے مخالف گواہ ایسے موجود ہین کہ
عیسائی فرقہ کے مقابلہ مین ازروے عقل ضرور اونکی گواہی
مقبول ہے۔ جیسی یہہ شہادت امام المومنین کی اور قتل
اوس دراز پستان کا حضرت علی مرتضی کے ہاتھ سے بر حسب
بشارت جناب رسالت مآب ہوا۔ پادری عماد الدین
نے یہہ بھی اعتراض کیا ہی کہ قرآن شریف مین آیہ لیسئلونک
ماذا ینفقون کا جواب قل ما انفقتم من خیر فللوالدین الخ
خیر محض بے موقع ہی حالانکہ خدا بھی غور کو عمل مین نہین لاے
یہہ جواب خدا کے فضل سے تین طرح پر صحیح ہے مین اسکتا ہے
اول یہہ معنی ہوئے کہ اے نبی لوگ تجھ سے یہہ پوچھتے ہین
کہ وہ کیا خرچ کرین تو ان سے کہدے کہ جو خرچ نیکی مین سے

کر واپس ماں باپ کے لئے اور اقربا و یتیم و مساکین کے لئے پس جواب
ما انفقتم من خیر یعنے جو بہتر ہو وہ خرچ کرو اسیقدر ہو چکا آیندہ
مواضع خرچ چونکہ ضروری بات تھی بیان کئی - دوسری
یہہ معنی ہو سکتی ہین کہ ای نبی کہدے جو تم خرچ کرو بہتر ہی
اسی صورت مین من تبعیضیہ ثابت کے ہو کر خیر ہوگی پس
اس صورت مین بھی جواب ہو چکا - اگلے مواضع خرچ بحسب
ضرورت بیان کئی - تیسری معنے جو بعض مفسرین نے بیان
کئے جسپر ہادی صاحب کا یہہ اعتراض منظر عیب جوی ہی
حالانکہ جواب خود نقل کیا اور اسکا رد کسی دلیل معقول
سے نہ کیا بلکہ مفسر کی طرف بدگمانی سے کہا کہ اوسنے ایک
قاعدہ طبیعی گھڑدیا حالانکہ مفسرین نے ہر ایک بات کی مثالین
لکھی ہین خدا کشاف کا مطالعہ کیجئے افسوس کہ آیہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم پر بھی اعتراض کیا ہی حالانکہ مذاق سخن
کہنے مین کہ آتا ہی کہین عام خاص پر سابق ہونا مستحسن معلوم
ہوتا ہی کہین برعکس - ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامی
دارد - اور یہہ دوسری بات ہی کہ شعر فہمی جناب معلوم
ہیدا ایسا عمدہ جملہ نثر و نظم دونو طرح پڑہ سکتے ہین بخلاف
اسکے موزون نہین ہو سکتا - باقی لطایف اسکے اور وجہ تقدم
رحمن اور رحیم تفاسیر مین مشرح مرقوم ہین اور تورات مین
بھی یہہ جملہ اسی ترکیب سے آیا ہی - نامہ حضرت سلیمان
بنام بلقیس ملاحظہ کرین - اسیطرح ایاک نعبد کا تقدم
و ایاک نستعین پر چند سبب سے بہتر ہی اول یہہ کہ بعد
عبادت استمداد بہتر ہی جیسے کام کرینگے بعد جب آقا خوش

ہو تو بہ درخواست جایزہ یا مزدوری مانگنا مناسب ہے اور پہلے
غیر مناسب دوسری یہہ بھی معنی ہو سکتے ہین کہ ایمانداری کو ہم
عبادت کرتے ہین اور تجھی سے اس عبادت مین خاص اور
بہ نمط مطلق مدد چاہتے ہین مطلب یہہ کہ عبادت بھی تیرے ہی
توفیق و مدد سے ہو سکتی ہی - تیسری عالمین و نستعین وغیرہ
کا قافیہ بھی ہی - افسوس آپ مولوی رحمت اللہ صاحب پر تو
یہہ طعن کرتے ہین کہ جس کتب تفاسیر سے وہ اختلاف بائبل
دریافت کرتے ہین اون سے جواب حاصل نہین کرتے -
حالانکہ اونکا مطلب اعتراض عیسائیون پر صحیح ہی کہ اختلاف
بائبل تو نقلا و عقلا ثابت اور تصحیح اوسکی جو بعد کو قیاسا
مفسرین کرتے ہین وہ ممکن نہین بخلاف ما ویلات قرانی کہ
یہہ اعتراضات خود مفسرین نے بالنقل غیری ذہن ازماے
کی طور پر پیدا کئی - اور پھر بطور دفع دخل مقدر اون اعتراضات
خود کردہ کے جواب لکھے - آپنے اعتراضات تو لکھدئے جواب
اونہین کتب تفاسیر کے لکھے ہوے چھوڑ دئے - اوسکے
سوا آپکا معارضہ بالمثل صحیح نہین کیونکہ ہمارے مفسرین کے
روبرو اصل متن قرآن شریف کا بعبارت واحدہ ترکیب
خاص کھلا ہوا موجود ہی - بخلاف مفسرین بائبل خصوصا
شارحان اناجیل کہ اونکو سب نسخے دیکھنے نصیب بھی نہین
ہوئی - اور اصل عبرانی تو کجا - ان اناجیل سے صاف ظاہر
ہی کہ ہرگز یہہ وہ کتاب یحیٰنہ نہین جسکا مصدق قرآن
شریف ہی وہ تو کتاب خدا حضرت عیسیٰ پر نازل ہوی
تھی اوس مین ذکر تاریخی و احوال موت عیسوی بطور اخبار

شبہ کہان اور کب ہو سکتے ہین - یا رہ واسطے خدا کے دیکھ صحیح
آنکھون پر شیکریان رکھ لیتے ہین - ہندوستانی نئے عیسائی
جو چاہین خوشامد کے مارے کہین اور سررشتہ مشن سے دنیا
خوب حاصل کرین - مگر افسوس کہ دانایان فرنگ خصوصاً وہ
دانشمند جو مشن سے تعلق نہین رکھتے اور مذہب کے پابند ہین خدا
و قیامت کا خیال رکھتے ہین وہ قرآن شریف و انجیل حال
مین غور نہین فرماتے کہ من جانب اللہ کون ہو سکتا ہی - ہان
ہم یہہ مانتے ہین کہ اناجیل اربعہ مین کلام حق بھی ہے اور مثل
پیاری وعظ کے بہت ارشادات عیسوی صحیح ہین لیکن
سبب اسکا یہہ ہی کہ سوائے مشنریون کے اور صاحبون
کو اس تحقیق کی طرف بہت کم توجہ ہی - اور مسلمان محقق
و معتمد سے کم اتفاق تحقیقات کا ہوتا ہی فقط صحیح غیر صحیح
کتاب یا رطب و یابس تاریخ وغیرہ معتمد تفسیر سے کچھ کام
نہین چلتا لیکن اب امید خدا سے قوی کہ طرفین سے اس طرف
صحیح توجہ عمل مین آوے اور تحقیق کی گہوڑی اس میدان
مین دوڑین اور محققان انگلستان سے انصاف کی
توقع ہی کیونکہ عقل و بی تعصبی آدمی کی مزاج مین غنیمت
ہی مگر مشکل یہہ کہ کوئی شخص ایسا سچا مسلمان مگر کم ملتا ہے
جو علوم مروجہ حال و اصل اسلام و مذہب عیسائی سے
بی خوب واقف ہو اور طمع و رعب و خوشامد اوسکے
پاس نہو - علاوہ ازین دنیاداری و الحاد کی طرف علے
العموم سبکو میلان ہی - لہذا معلوم ہوتا ہی کہ اب اگر
کچھ دنیا مین ترقی ہوگی اور خیالات پرواز کرینگے تو الحاد ہی

بڑہیگا چنانچہ شائستگی حال جسکے زمانہ نمو کی اب شہرت ہی
وہ بالکل دہریہ پن ہی - انگریزی یا انگریزی دان جوان جنکی
اب دھوم ہی وہ اکثر دہریہ ہین آیندہ دیکھئے انجام کیا ہو
ابھی یہہ الحاد بچا ہی شاید جوان کب ہو اور بوڑہا کب - آخر
موت ہی - خواہ حکیم ہو یا مومن سلیم - (۳) فصل
تحقیق الایمان مین جو معجزات عیسوی لکھی ہین الحمد للہ ہمارے
حضرت محمد کی تصدیق سے ہم حضرت مسیح کو معجزہ نما جانتے
ہین - مگر روایات اناجیل اسطور سے مذکور ہین کہ اگر عیسائیون
کے سامنے ہم ایسی روایتین بلکہ اس سے بھی کہین زیادہ
عدد مین پیش کرین تو وہ نہین مانتے - بھلا صاحب
آپکے اس تحریر کا کیا اعتماد - خدا جانے مصنف کتاب
کون ہی اوسنے شروع مین اپنے نام و پتا چہ مین نہین
لکھا کہ محبہ فلان حواری نے یہہ کتاب فلان وقت یا فلان
سنہ مین لکھی اور فلان فلان کے روبرو پیش ہوئی -
اور اسقدر آدمی اسکو جانتے ہین فقط مصنف کا نام اب
سر کتاب کسی کے ہات کا لکھا ہوا دیکھہ کر ہم کسطرح یقین
کرین کہ اسی حواری کی یہہ کتاب ہی - ہان اوسکا اقرار
بھی کتاب مین ہوتا تو البتہ قابل لحاظ تھا بہت کتابین ایسی
ہین کہ مصنف اونکی معلوم نہین - لوگ بسبب شہرت یا موافق
اپنے اعتقاد کے کسی کا نام طبع پر لکھہ دیتے ہین حالانکہ
عند التحقیق وہ صحیح نہین - بید پرانون کے باب مین
انگریزی مصنف کیون اختلاف کرتے ہین - دیکھو الفنسٹن
صاحب گورنر بمبئی کی تاریخ ہند بید پران کے تصنیف کا بیان

اور مختلف آدمیون کو اونکا مصنف تبلاتے ہین - حالانکہ اناجیل
سے کسی کا بھی نام ثابت نہین ہوتا - بعض اناجیل کے آخر مین
یہہ لکھا ہی کہ ہماری خداوند کے ہزارہا باتون مین سے
یہہ چند ہی باتین ہین - یا درپہ تا ہی کہ کہین یہہ لکھا ہے
کہ خداوند مسیح کا حال جسطرح دیکھا اور سنا لکھا گیا - بھلا کیا
دلیل ہے کہ اناجیل اونہین حوارئین کی حقیقت مین لکھی ہوئی
ہین جنکی نام اونکی جلد پر اب چھپی ہوی ہین کیا کوی غیر انکے
نام شہرت کے لئے نہین لکھہ سکتا چنانچہ بہت ایسا ہوا ہی
محققین عیسائیان کو اسکا اقرار ہی - رہا یہہ کہ پھر اسکی
خوب تحقیق کی گئی سو جناب پھر پھر ہی ہی - ہر روز عیدیت
کرحلوا خوردکسی - ہر وقت سوار - ہر وقت تحقیق کا موقع
نہین رہتا - ہزارہا مقدمات بعد سراغ وغفلت وموقع
عدم حاضری واردات کے قابل نہین رہتے - پھر عقل تکے
ہو جاتے ہین - بھلا عقل کو نقل سے کیا موافقت - مجھے خوف
ہی کہ مبادا پادری عماد الدین صاحب یہہ معارضہ بے مثل مشہر
کرین کہ معاذ اللہ ایسا ہی قرآن شریف ہی تو بڑی
ہنسی کی بات ہوگی اگرچہ ہنسنا ایسے مقدمات مین بیجا
ہی اور اپنا دستور نہین - اول مین لکھہ چکا ہون کہ
عیسائیون کو یہہ کہنا ہی روا نہین کیونکہ وہ یہہ نہین کہتے
کہ جو قرآن شریف اسمانی تھا وہ مسلمانون نے بدل ڈالا
یہہ وہ نہین - بلکہ بیاض عثمانی ہی - دوسری قرآن شریف
کے تواتر لفظی کا جو حال ہے آج تک ہرگز ہرگز اناجیل کا نہین
ہو سکتا - قرآن شریف عربی زبان مین ہی جو ہمارے حضرت
اور اصحاب اور دوازدہ ائمہ کی بولی تھی - بخلاف اناجیل کہ
دفتر جہ در ترجمہ - اصل زبان کا نسخہ غائب - یہان تک کہ اب
اسمین بھی کلام کہ اول انجیل کس زبان مین تھی - یونانی مین
یا سریانی مین - پھر مترجم کا نام وحال نا معلوم - طرز تصنیف
وہ تاریخانہ کہ مشرح ومتن کی بھی تمیز نہین - قرآن شریف کے
سورتین جناب رسول خدا کے عہد مین مرتب وکامل ہو چکین
اور زبانی حفظ وکاغذ پر متفرق تقریر وتحریر میسر - ہمیشہ
قرآن مجید نمازون مین پڑہا جاتا تھا - اور رمضان ہوتا تھا ماہ
مبارک کے نوافل مین اب تک تلاوت اسکی چلی جاتی ہے
مگر ان ایک جلد مین جسطرح اب ترتیب وار سورتین لکھی
ہوی ہین - وہ نہین ہوا تھا خلافت اول مین کئے سو اصحاب
کے مشورہ سے ایسا ہوا - پھر چونکہ اختلاف قرأت ولغت
قریش ہونے لگا - خود خلافت سیوم مین اسکا بندوبست
کیا گیا - اور ایک ہی لفظ ولغت پر متن مین لکھا گیا - اور
ہمیشہ یہہ بھی کہا گیا - اور بخوبی علانیہ نئے پرانے مسلمانون
مین نہایت طعن سے بیان کیا گیا کہ مبادا قرآن شریف
مین وہی بلاے تحریف نا چاہے یہود وعیسائیان
مین ہی معلوم ہوا کہ تحریف کتب سابقہ اسطرح اوس
زمانہ مین ثابت ہو چکے تھے کہ مسلمانون کو خوف ہوا اور
عقل آئی - یہود ونصاری ہزارون اوسوقت مین مسلمان
ہوے تھے اونہون نے اس خوف کو کیون نہ رفع کیا اور
کیون خوف بیجا نکہا - انحضرت کا رعب خلافت سیوم
مین کیا رہا تھا حقیقت مین اون لوگون نے مسلمان ہوکر